Vol :1
Issue : 10

جلد : ۱
شمارہ : ۱۰

شہر وشارم سے نکلنے والا دینی، اصلاحی وادبی ماہنامہ

ماہنامہ الامیر

Monthly Al Ameer Melvisharam

بیادگار حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ

November 2016 — صفر المظفر 1438ھ

سرپرست

حضرت اقدس مولانا مفتی ابو الحسن محمد یعقوب صاحب قاسمی دامت برکاتہم

صدر مفتی مدرسۂ کاشف الہدیٰ، مدراس وخلیفہ حضرت اقدس مولانا محمد ابراہیم صاحب افریقی دامت برکاتہم

مدیر

مولانا مفتی عبد الحمید صاحب قاسمی

استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

MONTHLY AL AMEER

For Private Circulation Only

Hafiz Mohammed Shameel
#25, Maniyakkara Street, Melvisharam - 632 509 ,Vellore Dist (T.N.)
Cell : +91 99525 83343, E-Mail : monthlyalameer@gmail.com
Web : www.alhasan.in

Contact :
Maulana Naveed Sb+91 74183 38663, Prof Hashim Sb +91 81241 54663

ملفوظات حضرت اقدس عارف باللہ قاری امیر حسن صاحبؒ نے فرمایا: مصائب اور پریشانیاں کیسے آرہی ہیں؟

فرمایا کہ صاحبو! حق تعالیٰ کا بندہ کے ساتھ کیا تعلق ہوتا ہے؟ کہ اس کو حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو بندے سے اس کی ماں کی محبت سے ستر گنا زیادہ محبت ہوتی ہے جیسے ماں کو بچے سے محبت ہوتی ہے اس سے بڑھ کر حق تعالیٰ کو بندے سے محبت ہے تو پھر مسلمانوں پر مصائب اور پریشانیاں کیسے آرہی ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اتنی محبت ہوتی ہے اس کی مصلحت اولیاء اللہ جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ جس طرح ڈاکٹر مریض کی بیماری کو جانتا ہے آپریشن کرتا ہے اس کے مواد کو نکالتا ہے تاکہ صحت ہو جائے اسی طرح اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر ایسے حالات لاتے ہیں تاکہ مسلمان توبہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوں۔ [کلمات صدق عدل :104]

Printing & Publishing : F R N Dtp & Books Melvisharam Cell : +91 99525 83343

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

از سرپرست دامت برکاتہم

مسلم پرسنل لاء کا مطالبہ

ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک طویل عرصہ کی حکومت کے بعد، بد قسمتی سے یہاں انگریزوں کا تسلط ہوگیا تو تاریخ گواہ ہے کہ سب سے پہلے ہندوستان کو انگریزوں کے ناجائز قبضوں سے مسلمان ہی ہیں کہ انہوں نے جنگ آزادی لڑی، اپنی گردنیں کٹائیں، دہلی کے طول وعرض جگہ جگہ درختوں پر علماء کو خصوصاً مسلمانوں کو عموماً سولیاں دی گئیں، مسلمانوں نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں بالآخر ہندوستان جب آزاد ہوااس کے لئے جمہوریت کے قانون مرتب کئے گئے ہیں ہر مذہب والوں کو ان کے مذہب پر آزادی سے عمل کرنے کی اجازت دی گئیں مسلمانوں میں نکاح، طلاق، وراثت وغیرہ عائلی مسائل اپنے شریعت پر عمل کرنے کی اجازت دی گئی، اس کو ''مسلم پرسنل لاء'' کہا جاتا ہے لیکن وقتاً فوقتاً ہندوستان کی حکومت اور سپریم کورٹ نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی کو چھیننے مسلم پرسنل لاء پر ڈاکہ ڈالنے اور یکساں سول کوڈ کو مسلط کرنے کی دھمکی دی جبکہ مسلم پرسنل لاء اور یکساں سول کوڈ کے درمیان زمین و آسمان کا فرق ہے مسلم پرسنل لاء کی بنیاد تو قرآن وحدیث ہے اور قانون شریعت کو بنانے والا ہمارا خالق و مالک اللہ ہے اور ظاہر ہے کہ انسانوں کے خالق ہی کو تو قانون بنانے کا حق حاصل ہوگا ان الحکم الا اللہ (انعام: 57) یعنی حکم دینے کا حق تو صرف اللہ ہی کو ہے جو انسانوں کے تمام احوال اور فطرت سے واقف ہے جو ما کان وما یکون کا علم رکھنے والا اور ہر نقص وعیب سے پاک ہے جبکہ یکساں سول کوڈ کو بنانے والا انسان ہے، جو انسانوں کا نہ خالق ہے نہ مالک جو انسان کے حالات وزمانے سے پوری طرح واقفیت نہیں رکھتا، اور انسان چاہے جتنا بڑا علم وتجربہ رکھنے والا ہو عیب اور نقص سے خالی نہیں اس کے بنائے ہوئے قانون۔ یکساں سول کوڈ کو اور اللہ کے بنائے ہوئے قانون مسلم پرسنل لاء سے کیا تعلق ؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک نیز اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون مسلم پرسنل لاء میں زندگی کے ہر شعبے کے متعلق احکامات موجود ہیں، بچے کے پیدا ہونے سے مرنے تک چاہے خوشی کا موقع ہو یا غمی کا انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی وسیاسی کوئی مرحلہ انسانی زندگی کا ایسا نہیں جس میں قانون وشریعت نہ ہو۔ حدیث میں **کتاب اللہ فیہ نباء من قبلکم وخبر مابعد کم و حکم مابینکم** (مشکوۃ) شریعت کا ہر حکم عقل وسمجھ کے موافق اور عدل وانصاف سے لبریز ہے جن غیروں نے تعصب کو بالائے طاق رکھ کر قرآن کا مطالعہ کیا انہوں نے اس کی شہادت دی ہے انگریز مؤرخ ''ہربرٹ'' لیکچر لکھتا ہے کہ شریعت اسلام نہایت اعلیٰ درجہ کے عقلی احکام کا مجموعہ ہے (المصالح العقلیہ: 414)

الغرض قانون وشریعت صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ سارے عالم کے انسانوں کے لئے لائحہ عمل ہےھدی اللناس الایہ لہذ اہم ہندوستان کے حکومت سےاور سپریم کورٹ سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ ہندوستان میں یکساں سول کوڈ نافذ کیا جائے اورضرورنافذ کریں مگراس کے لئے الگ قانون وضع کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہمارے خالق ومالک کا قانون مسلم پرسنل لاء کا قانون شریعت ہی کو یکساں سول کوڈ کا نام دیکر نافذ کرے تو دیکھیں یہ ہندوستان کس قدرعدل وانصاف اورامن وامان کا گہوارا بنے گا بلکہ دوسرے ملک کے لئے بھی یہ ماڈل اورنمونہ بنے گا

گلشن سنت

قرض وتنگ حالی سے نجات کی دعا

حضرت ابوامامہؓ پر بہت سے قرضوں کا بوجھ تھا تو اللہ کے نبی ﷺ نے ان کوایک دعا بتائی جس کے ورد سےان کی ساری فکرختم ہوگئیں اورقرض بھی اداہوگیا،اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ [معارف الحدیث:5/233]

باغیچۂ اطفال

دوسروں کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آجاتا ہے

ازمحمد شمویل وشارمی

ایک اونٹ جارہا تھا، راستے میں ایک درخت پرنظر پڑی کہ طوطا بیٹھا ہوا تھا،اونٹ نے کہا کہ اے طوطا! پھل کھانے کی تیری چونچ تو اتنی ٹیڑھی ہے؟ طوطا کچھ نہیں بولا،اونٹ آگے چلا تو ایک بندر ملا اونٹ نے بندر سے کہا کہ اے بندر! تیری دم تو بہت ٹیڑھی ہے؟ بندر خاموش رہا،آگے چلا تو اونٹ کو ایک بیل ملا،اونٹ نے بیل سے مخاطب ہوکر کہا:اے بیل! تیری سینگ تو ٹیڑھے ہیں؟ بیل بھی خاموش رہا،اونٹ وہاں سے چلا تو ایک باز(پرندہ)ملا اونٹ نے کہا: تیرے پیر کے ناخن تو ٹیڑھے ہیں، یہ سن کر باز خاموش نہ رہا فوراً کہا،اے اونٹ! تو دوسروں کے ٹیڑھے پن کا اعتراض کرتا ہے دوسروں میں تو ایک یا دو چیز ہی ٹیڑھی ہوں گی مگر تیرے جسم کا تو ایک حصہ بھی سیدھا نہیں ہے وہ تجھے نظر نہیں آتے،اونٹ شرمندہ ہوگیا اور چپ رہا۔مثل مشہور ہے کہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے مگر اپنی آنکھ کی شہتیر(بہت بڑی اورموٹی لکڑی)نہیں دکھائی دیتی۔

بہادرشاہ ظفرنے کیا ہی خوب کہا: نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر رہے دیکھتے لوگوں کے عیب وہنر

پڑی اپنی برائی پر جو نظر تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

درسِ قرآن

بھلائیوں اور برائیوں کی جڑ

حضرت مفتی عبدالحمید صاحب قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ط یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (سورۃ النحل : 90/14) ترجمہ: اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور قرابت والوں کے دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نا معقول کام سے اور سرکشی سے، تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ (شیخ الہندؒ)

اس آیت میں تین چیزوں کا حکم دیا گیا ہے: (۱) عدل: تو یہ ہے کہ آدمی کے عقیدے، اعمال، اخلاق و عادات، معاملات، جذبات سب کے سب انصاف کے ترازو میں تُلے ہوں۔ (۲) احسان: انسان خود نیک ہونے کے ساتھ ساتھ دوسروں کا بھلا چاہے، اوروں کے ساتھ فضل، عفو اور رحم کا معاملہ کرے (۳) ایتاء ذی القربیٰ: عدل واحسان یعنی انصاف ومروت کا تعلق تو اپنے نفس اور اپنوں اور بیگانوں، دوست ودشمن سب کے ساتھ ہے مگر رشتے داروں کا حق اوروں سے بڑھ کر ہے، صلہ رحمی ایک مستقل نیکی ہے۔ اب کونسی فطری خوبی اور بھلائی ہے جو اس آیت میں نہ آئی ہو؟

اس آیت میں منع بھی تین چیزوں سے فرمایا ہے۔ (۱) فحشاء: کھلی برائی (یعنی انسان کی شہوانی قوت (شہوت) جب بے موقعہ اور غلط جگہ استعمال ہو)۔ (۲) المنکر: ہر وہ برا کام جس کو شریعت اور عقل دونوں برا قرار دے (انسان کے اندر آنیوالی شیطانی اور وہمی قوت کے غلبہ سے آدمی نا معقول اور فطرت وعقل کے خلاف کام کرے)۔ (۳) البغی: تکبر وظلم (انسان کے اندر درندگی کی صفت آجائے جس سے وہ حد سے بڑھ کر تکبر وسرکشی کرے، دوسروں کی جان، عزت اور مال کو نقصان پہنچائے)۔

تمام کی تمام برائیوں کی جڑوں سے گویا اس آیت کے ذریعہ روک دیا گیا، اسی لئے اس آیت کو ''جامع آیت'' کہا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جب ۹۹ھ رجب میں خلیفہ مقرر ہوئے تو حکم دیا کہ جمعہ کے خطبے کے اخیر میں یہ آیت پڑھی جائے نیز خطبہ میں اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الخ والی آیت سب سے پہلے خلیفہ مہدی عباسی نے پڑھا تھا، بحمداللہ اس پر آج بھی عمل جاری ہے (حاشیہ شیخ الہند، گلدستہ تقاریر 120/4) یاد رکھئے کہ فحش حد درجہ کی برائی کو کہتے ہیں جیسے زنا، چوری، غصب، بخل، عریانی، برہنگی، لواطت، محرمات سے نکاح، شراب نوشی، بھیک مانگنا، گالیاں دینا، بدکلامی کرنا، شرم ناک کام کرنا، کھلم کھلا برے کام کرنا نیز برائیوں کو پھیلانا بھی فحش ہے مثلاً تہمت لگانا، پوشیدہ جرائم کو مشہور کردینا، گناہوں پر آمادہ کرنے والے افسانے، ڈرامے، ننگی تصویریں، فلمیں اور عورتوں کا بن سنور کر منظرِ عام پر آنا، مردوں اور عورتوں کا اختلاط وغیرہ وغیرہ۔ اللھم احفظنا من جمیع الفحشاء والمنکر والبغی [انوار القرآن]

درسِ حدیث

سلامتی ہو تم پر

حضرت مولانا ملک محمد حسین صاحب استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ [رواہ مسلم]

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جب تک ایمان نہ لاؤ گے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے اور اس وقت تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا جب تک تم آپس میں محبت نہ کرو گے، کیا میں تم کو ایک ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس کو کرو گے تو تم میں آپس میں محبت پیدا ہو جائیگی۔ سلام کو آپس میں پھیلاؤ۔ یعنی خوب اس کی اشاعت کرو۔

ملاقات کے وقت کی بہترین دعا: ہر قوم و مذہب والے ملاقات کے وقت جذبۂ محبت کو ظاہر کرنے اور مخاطب کو خوش کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی کلمہ استعمال کرتے ہیں مثلاً گوڈ مارنگ (Good Morning)، نمستے (Namaste)، صبح بخیر وغیرہ لیکن دین اسلام نے جو کلمہ ہمارے لئے تجویز فرمایا ہے، وہ تمام کلمات سے افضل اور بہترین دعا ہے وہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ" ہے یعنی تم پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

سلام کا اجر وثواب افضل طریقہ یہ ہے کہ پورا سلام کیا جائے یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو اس پر تیس نیکیاں ملتی ہیں اور اگر صرف السلام علیکم کہا جائے تب بھی سلام ہو جائیگا لیکن اس پر دس ہی نیکیاں ملیں گی۔

سلام کرنے کے فائدے (۱) اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی مغفرت کے زیادہ مستحق ہونا (۲) تکبر جیسی بری خصلت جو ساری روحانی بیماریوں کی جڑ ہے اس سے پاک ہونا (۳) دشمنی اور حسد جیسے روحانی امراض کا ختم ہونا (۴) محبت اور الفت کا ماحول پیدا ہونا جس پر جنت کا اولین داخلہ موقوف ہے (۵) مسلمان بھائی کا حق ادا ہونا (۶) عمر میں زیادتی کا سبب ہونا (۷) گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کا اہتمام کرنے سے اپنے لئے اور گھر والوں کے خیر وبرکت کا سبب ہونا۔

ہمارے لئے حدیث کا پیغام؛ ہم خود اپنے سے سلام کرنے میں پہل کریں اور خصوصاً گھروں میں داخل ہونے کے وقت سلام کا اہتمام کریں کیونکہ یہ آپس کی نفرتوں کو محبتوں میں بدلنے کا اور پریشانیوں کو دور کرنے کا بہترین نبوی نسخہ ہے

فقہ

آپ کے مسائل اور ان کا حل

از: مفتی محمد یعقوب صاحب قاسمی استاذ جامعہ باقیات صالحات، ویلور

سوال: شریعت اسلامیہ میں سود (Interest) کا کیا حکم ہے؟

جواب: اسلام نے تجارت کے ذریعہ مال کو نفع بخش بنانا جائز قرار دیا ہے اور تجارت کی غرض سے سفر کرنے والوں کی تعریف کی ہے، لیکن اسلام نے سود (Interest) کے ذریعہ مال کو نفع بخش بنانے کا ہر طریقہ ختم کر دیا ہے، چنانچہ سود کی ہر مقدار خواہ ''تھوڑی ہو یا زیادہ حرام ہے'' اور سورۃ البقرہ میں ہے ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو! اور جو سود تمہارا باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو اگر واقعی تم مؤمن ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو خبر دار ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے سود اور سود کھانے والا دنوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا، صاف طور سے فرمایا کہ ''سود معاشرے کے لئے نہایت خطرناک ہے''۔ حدیث میں ہے کہ جب کسی بستی میں سود اور زنا کا ظہور ہو جاتا ہے تو لوگ اللہ کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔ (مستدرک حاکم) مسند احمد میں ہے کہ اللہ نے سود کھانے والے، کھلانے والا، گواہ بننے والے اور لکھنے والے سب پر لعنت کی ہے۔

غرض یہ ہے کہ سود طاقتور کے فائدے کی خاطر غریب کا خون چوس لینا ہے، اس سے دولت مند کی دولت میں غریب کی غریبی میں اور اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ [اسلام میں حلال وحرام]

سوال: بینک (Bank) میں جمع شدہ مال پر جو سود (Interest) ملتا ہے اس کا مصرف کیا ہے؟

جواب: بینک میں رقم رکھوانی ہو تو کرنٹ اکاؤنٹ (Current Account) میں رکھوانی چاہئے جس پر سود نہیں آتا ہے، اگر کسی وجہ سے سیونگ اکاؤنٹ (Saving Account) میں جمع کرتے ہیں تو اس پر جو سود بینک دیتا ہے، اسکو نکال لے (کیونکہ اگر ہم اسکو چھوڑ دینگے تو وہ خلاف اسلام مواقع میں استعمال کیا جا سکتا ہے) اور خود استعمال نہ کریں کیونکہ حرام ہے بلکہ اسکو ثواب کی نیت کے بغیر محتاج غریبوں کو دے دے۔ [فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ عثمانیہ]

سوال: بینک کے سود (Interest) کو انکم ٹیکس (Income Tax) میں استعمال کرنا کیسا ہے نیز بینک سالانہ سروس چارج، ATM سروس چارج لیتا ہے تو کیا یہ رقم اس میں استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: سود (Interest) کا رقم ناجائز حرام ہے، افضل یہی ہے کہ بغیر ثواب کی نیت کے غریبوں میں تقسیم کر دے اور سالانہ سروس چارج یا ATM سروس چارج میں سود کے رقم کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ

سروس چارج ہے جس کے مطالبہ کا اسکو حق ہے۔لیکن اگر کوئی از روئے شرع غیر واجبہ ٹیکس (مثلا انکم ٹیکس Income Tax) میں استعمال کرتا ہے،تو جائز ہے۔ [ماخوذ: فتاویٰ محمودیہ]

ختم نبوت

انکار حدیث اور ختم نبوت

حضرت مولانا محمد نوید صاحب قاسمی استاذ مدرسۂ مفتاح العلوم، میل وشارم

دین اسلام کی بنیاد اور جڑ توحید ورسالت کا عقیدہ ہے، مسلمان کو خدا کے تمام رسولوں کے برحق ہونے کا عقیدہ رکھنے کے ساتھ یہ بھی مستقل عقیدہ لازم ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ خدا کے آخری نبی ورسول ہیں، صحابہ میں یہ عقیدہ انتہائی درجہ میں راسخ تھا چنانچہ انہوں نے اپنے جسموں کو دشمنوں کی تیروں سے چھلنی بنالیا مگر خاتم النبیین ﷺ کے جسم میں ایک کانٹا بھی برداشت نہیں کرتے ہیں، جب آخری سچے رسول ﷺ کے بعد جب ''اسود عنسی'' نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو فیروز دیلمیؓ نے اس کو قتل کردیا، حضور ﷺ کے خاتم النبی اوراس دین کے کامل ومکمل ہونے کا عقیدہ مسلمانوں کے دلوں میں مضبوط ہوجائے تو پھر شریعت کے احکام پر عمل سے دنیا کی کوئی طاقت ہمیں روک نہیں سکتی اور نہ دنیا کا کوئی بھی شخص، خدا اور سول کا دشمن مسلمانوں کے ایمان کو خراب کرسکتا ہے نہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسا بدبخت شخص نہ ہی رشاد خلیفہ جیسا بدطینت فرد۔واضح ہو کہ دشمنانِ اسلام کی طرف سے اسلام کی روح کو ختم کرنے کے لئے کی گئی سازشوں میں ایک سازش اور نیا فتنہ ''انکار حدیث ہے'' اس بدعقیدہ کے پیروکار اپنے آپ کو "Submitters to God alone" صرف خدا کی فرمانبرداری کرنے والی جماعت) پرفریب عنوان سے امت کو گمراہ کررہی ہے تعجب تو اس بات پر ہے امریکا کے شہر ٹکسن سے شروع ہونے والا فتنہ دوسرے نمبر پر ہمارے تملناڈو کے شہر مدراس اور شہر ویلور میں جال پھیلا رہا ہے، غرضیکہ یہ لوگ (۱) حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کو نہ ماننے (۲) احادیثِ مبارکہ کو شیطانی افواہیں کہنے (۳) قرآن کی آیات واحادیثِ شریفہ اوراجماعی عقائد کے انکار (۴) حضور ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے سے انکار نیز، ان جیسے بے شمار کفریہ عقائد کی بنا پر، عالمِ اسلام کے علماء امت کے فیصلے مطابق کافر ومرتد ہیں۔ان سے مسلمانوں جیسا برتاؤں کرنا ناجائز ہے ان سے مسلمانوں کا نکاح ناجائز، ان کا ذبیحہ حرام ہے۔(اللہ امت مسلمہ کے عقائد واعمال کی حفاظت فرمائے) آمین

روزمرہ کے پیش آنے والے دینی مسائل کے حل کے لئے قارئین ''ماہنامہ الامیر'' کے پتہ پر رابطہ کرسکتے ہیں۔انشاء اللہ اگلے شمارہ میں اسکا تسلی بخش اور مستند جواب دیا جائیگا

تاریخ

سلطان صلاح الدین ایوبیؒ

مولانا محمد تنزیل صاحب

تاریخ اسلام بلکہ تاریخ عالم کے مشہور ترین فاتحین اور حکمرانوں میں سے ہیں وہ موجودہ عراق کے شہر تکریت کے ایک قلعہ میں 1138ء کو پیدا ہوئے تھے، ان کی ہمیشہ ایک ہی خواہش تھی کہ وہ ایک عالمِ دین بنے کیونکہ اس زمانہ کے بہترین انسان سلطان نورالدین زنگیؒ نے ان کی تربیت کی تھی چنانچہ کم عمری ہی میں آپ نے قرآن حفظ کرلیا تھا یہ وہ زمانہ تھا جب کہ عیسائی ایک بار پھر سے زور پکڑتے جارہے تھے ان کی والدہ کا بیان ہے کہ جب آپ پیٹ میں تھے تو انہوں نے خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ان کے پیٹ میں ہے ،صلاح الدین ایوبیؒ کو ان کی فیاضی ،حسنِ خلق ،سخاوت بہادری کی بنا پر نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی بھی عزت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ابتداء میں تو آپ نورالدین زنگیؒ کے ہاں ایک فوجی افسر تھے۔مصر فتح کرنے کے بعد صلاح الدین کو 1171ء میں مصر کا حاکم بنایا گیا تھا پھر نورالدین کے انتقال کے بعد چونکہ اس کی کوئی لائق اولاد نہ تھی اس لئے 1174ء میں صلاح الدین حکمرانی پر فائز ہوئے ، 1187ء میں یورپ کے متحدہ افواج کو عبرت ناک شکست دے کر بیت المقدس (قبلہ اول) کو ان سے آزاد کروالیا تھا۔پورے 91 سال بعد بیت المقدس دوبارہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا تھا اور تقریبا 761 سال مسلسل مسلمانوں کے قبضہ میں رہا بیت المقدس کا فتح صلاح الدین ایوبی کا عظیم الشان کارنامہ تھا اس وقت سلطان نے ظالم دشمنوں کے ساتھ وہی رحم دلی وعفو ودرگذر کا معاملہ فرمایا جو کہ رحمت للعالمین نبی عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظالم کفارِ مکہ کے ساتھ فتح مکہ کے موقعہ پر فرمایا تھا جب کہ بدلہ لینے کی پوری طاقت اور موقعہ تھا۔بالآخر یہ سلطان ماہِ صفر/ مارچ 1193ء میں 56 سال کی عمر میں اتنا معمولی سا ترکہ چھوڑ کر انتقال کر دیا جو کہ خود اس کی تجہیز وتکفین کے لئے بھی کافی نہ ہوئی ۔،تاریخ میں صلاح الدین کی ایک عجیب مثال ملتی ہے کہ وہ دس سال تک مسلمانوں کو متحد کرنے میں لگے رہے خصوصاً وہ مسلمان جو عیسائیوں کے ساتھ تھے اور اسلام کا نقصان کررہے تھے کیونکہ اسلام کے پھیلنے کے لئے اتفاق کی ہمیشہ ضرورت ہے۔

اسلامی معلومات

صفر المظفر کے اہم تاریخی واقعات

جناب پروفیسر محمد ہاشم صاحب

☆ مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا آغاز
☆ وفات ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حیؓ
☆ وفات سلطان صلاح الدین ایوبیؒ
☆ وفات شاعر مشرق علامہ اقبالؒ
☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض الوفات کا آغاز
☆ حضرت خالد بن ولید کا قبول اسلام [تین منٹ کا مدرسہ]

اصلاح معاشرہ

ماہ صفر؛ چند بدعات

از: حضرت مفتی عبدالحمید صاحب

قرآن وحدیث میں کچھ مہینے اور دنوں کی فضیلت اور خصوصیت بیان کی گئی ہے جیسے رمضان المبارک ، یوم عرفہ، شب قدر وغیرہ مگر کتاب وسنت میں کہیں بھی کسی ماہ یا دن یا وقت کو منحوس اور برا نہیں بتایا گیا مگر موجودہ دور کے مسلمان زمانہ جاہلیت کے لوگوں کی طرح ماہ صفر کو منحوس سمجھتے ہیں جبکہ صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ: ولا صفر کہ صفر کے مہینہ میں کوئی نحوست نہیں ہے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ اچھے اور برے تمام کام اللہ کی مرضی سے ہوتے ہیں کسی بھی زمانہ یا جگہ کی وجہ سے برائی نہیں آتی مگر مسلمانوں میں ماہ صفر سے متعلق کئی بدعات وخرافات پائے جاتے ہیں، جن کا تعلق عقیدہ اور عمل دونوں سے ہے خصوصاً ان میں سے دو چیزیں یہ ہیں (۱) صفر کے شروع کے تیرہ دنوں کو منحوس جاننا، اور انہیں تیرہ تیزی کہنا (۲) ماہ صفر کے آخری چہار شنبہ کو سال کا بہت سخت دن سمجھنا اور یہ کہنا کہ اس دن آسمان سے آفات وبلائیں نازل ہوتے ہیں، یہ سب جہالت اور بدعت ہیں۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد ''جس نے دین میں کسی ایسی چیز کا اضافہ کیا جو دین میں سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے لوگوں کو حضور ﷺ سے نہایت درجہ کی محبت ہونی چاہئے بلکہ وہی ایمان کی پہچان ہے، مگر محبت کا اظہار ان طریقے سے ہو جس کو صحابہ اور اولیاء نے بتایا ہے شیطان اور نفس کے بتائے ہوئے غلط اور من گھڑت رسم ورواج ناجائز عقیدوں اور اعمال کے ذریعہ سے نہیں مگر لوگوں میں ایسے غلط خیالات اور اعمال ہیں کہ جن کو دیکھ کر دل کانپ جاتا ہے کہ صفر کے شروع کے تیرہ دنوں میں گوشت استعمال نہیں کرتے اچھے کپڑے نہیں پہنتے خوشی نہیں مناتے، دلہا دلہن کو علیحدہ علیحدہ اور دلہن کو میکے بھیجدیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح آخری چہار شنبہ کے دن بچے، بڑے، مرد عورتیں سب نہا دھو کر تفریح گاہوں میں سبزہ روندنے (ہریالی کھندلنے) کے لئے پہاڑوں اور باغات کو چلے جاتے ہیں نہ فرائض وواجبات جیسی عبادتوں کے چھوٹنے کی پرواہ اور نہ بے پردگی اور نمائشی گناہ کی فکر۔ حقیقت یہ ہے کہ کوئی دن مہینہ یا تاریخ منحوس نہیں ہوتے، نحوست تو بندوں کے اعمال کے ساتھ وابستہ ہے جس وقت یا جس لمحہ کو بندہ خدا کی عبادت میں گذارے وہ گھڑی مبارک ہے اور جس لمحہ کو خدا کی نافرمانی اور گناہوں میں گذارے وہ گھڑی اس کے لئے منحوس ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

گوشۂ خواتین

عورت کی ذمہ داریاں

بنتِ حضرت مولانا اختیار احمد صاحب قاسمی دامت برکاتہم

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ہر مسلمان بنیادی طور پر ایک داعی کی حیثیت رکھتا ہے، دعوتِ دین اور خیر خواہی مرد وعورت دونوں پر ضروری ہے۔خدا اور رسول کے عشق ومحبت کی بنا پر قرآن وحدیث کے ایک ایک حرف پر عمل کا جذبہ کامل طور پر ہو اور اس کو اپنی جان، مال، اولاد سب سے بڑھ کر جانے مدینہ کی وہ عورت جس کو اس کے والد، شوہر اور بیٹے کی شہادت کی خبر سنائی گئی مگر وہ بے اختیار پکار رہی تھی میرے آقا کی مجھے خبر دے دو تا کہ میرے دل کو سکون واطمینان ہو۔عورت ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کے روپ میں ایسا رنگ ہے کہ اس کے بغیر کائنات ماند ہے، عورت وہ ہے کہ جس کے وجود سے ہی تقریباً ایک لاکھ، چوبیس ہزار انبیاء کرامؑ نے جنم لیا، عورت سے نسلِ انسانی وجود میں آئی ہے، عورت کبھی عظیم بیٹی کی شکل میں ہوتی ہے جیسے جنت کی خواتین کی سردار فاطمہؓ ہیں، کبھی قابلِ رشک بیوی کے روپ میں دین اور دعوتِ دین میں مددگار ثابت ہوتی ہے، جیسے حضرت ابراہیمؑ کی ازواج حضرت سارہؓ اور ہاجرہؓ اور پیارے نبیؐ کی پیاری بیویاں امہات المؤمنین رضی اللہ عنھن وغیرہ تھیں تو کبھی ماں کی پاک وپوتر منصب میں فروغِ دین کا ذریعہ بنتی ہے جیسے ام موسیٰ، مریمؑ، امہاتِ صحابہ واولیاء واصفیاء، تو کبھی بہن کے مرتبہ میں راہِ ہدایت کا سبب بنتی ہے جیسے حضرت موسیٰؑ کی بہن، حضرت عمرؓ کی بہن وغیرہ، اللہ ہمارے خواتین کو ایسا جذبہ عطا کرے اور دین اسلام کے پھیلنے کا ذریعہ خیر بنائے۔ (آمین)

☆ تین چیزیں سخت ہیں (۱) سفر میں بیماری (۲) تنگدستی میں قرض (۳) جوانی میں مفلسی

☆ اتنا نرم نہ بن کہ نچوڑ لیا جائے اور اتنا خشک نہ بن کہ توڑ لیا جائے۔

☆ جن بھلائیوں کو تو طلب کرتا ہے اس میں سستی نہ کر کیونکہ سست آدمی نیکیوں میں کامیاب نہیں ہوتا۔

ماہنامہ الامیر کو آپ ان جگہوں سے بھی خرید سکتے ہیں

احمد اسٹور: عثمان پیٹ پہلی گلی، میل وشارم

عرفات ایجنسی: انا سالئی، نزد ساہوکار گلی، میل وشارم

ویلور: ویلور بکڈپو، نزد جامعہ باقیات صالحات، ویلور

فی پرچہ: -/6

سالانہ زرتعاون -/70

EDITORIAL

By Hazrat Aqdas Mufti Abul Hasan Sb Qasimi Db

Translate by : S.Mohammed Ibrahim Sahib

After a long rule of Muslim in India, unfortunately British invaded India. The Islamic history is the eyewitness to the cycle of events that occurred during the freedom struggle. First of all Muslims fought against the British. They sacrificed themselves. Many of them especially Ulama were hanged to death in the tree's of Delhi. Muslims tolerated everything like unwarranted arrest & imprisonment inflicted on them. Finally, India got the freedom from the shackles of British. They framed the rules & regulations for democracy. Every religion was given opportunity & freedom to emulate their own religious teachings. For Muslims, issues like Marriage, divorce, property share were decided based on the tenets of Islam. It is known as Muslim Personal Law. But the Government of India & Supreme Court is trying to steal away our religious freedom & are planning to impose common civil code. In fact, there is a wide distinction between Muslim Personal Law & Common Civil Code. The foundation of Muslim Personal Law is Quran & Hadees & only Allah, the universal creator is empowered to frame rules & regulations. It is only Allah who has the right to command & is the one who is aware of each & every situation & turmoil of Muslims. But the founder of Common Civil Code is human beings who is not aware of the situations & era. Even though human beings may have hands-on experience & knowledge but he is not free from errors & mistakes. There's no Nexus between Common Civil Code & Muslim Personal Law. Moreover, the rules of Muslim Personal Law guides & propels us in every situation of our lives like birth of child to the death of child, happiness, sadness, individual life & joined life. In the Hadees of Mishkath, it's said that each & every rules of shariyaat is based on wisdom, sense, equality & justice. English Professor Herbert has said that Islam is the collection of intellectual rules.

In fact, rules of Shariyaat is not only for Muslims but for the entire humanity. We appeal to government of India & Supreme Court to implement Common Civil Code in India. There's no need to frame separate rules for implementation. The need of the hour is to rename rules of Muslim personal Law as Common Civil Code. Only then we can witness India as gateway of justice & freedom. It'll also be role model for other nations.

MASAIL

By : Mufti Mohammed Yaqoob Sb qasimi Db
Translate by : Prof Sajid Akram Sahib

1) What is the ruling on "Interest" in Islamic Shariah?
A. Islam has allowed to make profit by doing business. And has praised those who travel for business. But Islam has eradicated every single way of profiting oneself through Interest amount. However, any amount earned through Interest, either little or big amount, is made forbidden. Allah says in Surah Baqarah, "O you who believe! Fear Allah, and give up what remains of your demand for usury, if you are indeed believers. If you do it not, Take notice of war from Allah and His Messenger: But if you turn back, you shall have your capital sums: Deal not unjustly, and you shall not be dealt with unjustly" Rasulullah (SAW) has declared war against those who use interest. He (SAW) has clearly stated that "Interest is very dangerous to the society". It is narrated in Hadees that, when Interest and Zina starts in any village, then the people has invited the wrath of Allah. Stated in Musnad Ahmed, that Allah has sent disgrace (la'nat) on everyone who take interest, give interest, any witness during interest deals and who documents the interest contracts. Interest is sucking the blood of the poor for profiting the powerful rich person. This increase the wealth of the wealthiest and poor becomes poorer.

2) How to use the Interest amount deposited in our account by the bank?
A. Any amount deposited to the current account won't get interest amount. But those having amount in savings account will get an interest amount from bank. Withdraw these interest amount, since if it isn't withdrawn, it may be used which is against Islam. Don't use it for personal needs since it is forbidden. However, it should be given to needy and poor without any intention of getting reward.

3) How is it to use the interest amount deposited by bank for paying income tax. Also, can it be used for the yearly service charge and ATM service charge debited by the bank.
A. Interest amount is forbidden and disallowed. But if someone wants to use it for paying taxes, like income tax, Even though it is permissible but it is better that it is given to poor and needy without any intention of reward. Using it for yearly service charge and ATM service charge is not allowed, because these are service charges and bank has the right to charge customers.